RAHAT-UL-QULOOB
Bi-Annual, Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN: (P) 2025-5021. (E) 2521-2869
Project of **RAHATULQULOOB RESEARCH ACADEMY,**
Jamiat road, Khiljiabad, near Pak-Turk School, link Spini road, Quetta, Pakistan.
Website: www.rahatulquloob.com
Approved by Higher Education Commission Pakistan
Indexing: » Australian Islamic Library, IRI (AIOU), Tahqeeqat, Asian Research Index, Crossref, Euro pub, MIAR, ISI, SIS.

TOPIC

تابعین کا صحابہ سے تعلم حدیث (تاریخی جائزہ)

Learning Hadith of Followers from the companions (Historical Review)

AUTHORS

1. Dr. Mati ur Rehman, Assistant Professor, Islamabad Model College for Boys G-11 /1, Islamabad, Pakistan Email: muti.iiui@gmail.com
2. Dr. Sajjad Ahmed, Assistant Professor, Mirpur University of Science and Technology, Mirpur, Azad Kashmir.

How to Cite: Dr Mati ur Rehman, and Dr. Sajjad Ahmed. 2022. "URDU: تابعین کا صحابہ سے تعلم حدیث (تاریخی جائزہ): Learning Hadith of Followers from the Companions (Historical Review)". *Rahat-Ul-Quloob* 6 (1), 156-64. https://doi.org/10.51411/rahat.6.1.2022/384.

URL: http://rahatulquloob.com/index.php/rahat/article/view/384
Vol. 6, No.1 || Jan–Jun 2022 || URDU-Page. 156-164
Published online: 01-01-2022

QR. Code

تابعین کا صحابہ سے تعلم حدیث (تاریخی جائزہ)

Learning Hadith of Followers from the companions (Historical Review)

[1] مطیع الرحمٰن، [2] سجاد احمد

ABSTRACT

Abstract: Almighty Allah chose the companions of His noble Prophet ﷺ to preserve his Sunnah and pass on to us the Sharia, so that they transferred each and everything from the life of the Prophet ﷺ what people need in their religion, whether it is in his residency or travel, in his peace or war, in his contentment or anger, even his attitude with His family. The Companions, transmitted the Sunnah to succeeding generations for them in the most complete manner. They were the link between the noble Prophet ﷺ and those who came after them, relying in that on the oral narration to a large extent, then recording the hadith and preserving it. Then the At-Taboon (followers) followed the approach of the Companions in memorizing, preserving, and investigating the narration until the age of recording came. The predecessors gave great importance to the hadith of the Messenger ﷺ such a care was not known after Nobel Quran.

Keywords: Learning Hadith, Followers, companions, Historical Review.

احادیث رسول ﷺ کی حفاظت کے لئے امت نے ناقابل فراموش خدمات انجام دی ہیں۔ صحابہ کرام نبی کریم ﷺ سے اپنی جانوں سے بھی زیادہ محبت کرتے تھے، اور آپ کے ہر قول و عمل کو یاد رکھتے تھے۔ انھوں نے سب سے پہلے نبی کریم ﷺ سے قرآن مجید کو سیکھا، سمجھا اور اپنے بعد آنے والوں کے لئے روشن مثال بنے اور اس نبوی ورثے کو انھوں نے اگلی نسل کو منتقل کیا تابعین صحابہ کرام کے شاگرد اور فیض یافتہ ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی سنت، بیان کرنے، حفظ کرنے اور اسے اگلی نسلوں تک منتقل کرنے کی ذمہ داری صحابہ سے تابعین تک منتقل ہوئی پھر اسی امانت کو انہوں نے تابعین عظام تک پہنچایا اور تابعین نے تبع تابعین کے حوالے کیا۔ صحابہ کرام اور تابعین عظام کا زمانہ ایسا سنہری دور ہے جس کی رشد و ہدایت اور صلاح و فلاح کی شہادت قرآن مجید دی ہے۔ سورۃ توبہ میں اللہ تعالیٰ نے جہاں صحابہ کرامؓ مہاجرین و انصار کی فضیلت اور مقام عالی شان کا ذکر کیا، اور ان سے اپنے راضی ہونے اور ان کے لئے جنت کا اعلان کیا، وہیں تابعین کرام کا بھی ان کے ساتھ تذکرہ کیا اور ان بشارتوں میں ان کو بھی شامل کیا۔ ارشاد ربانی ہے:

والسابقون الاولون من المهاجرين و الانصار والذين اتبعوهم باحسان۔ رضى الله عنهم و رضوا عنه و اعدلهم جنات تجرى تحتها الانهر خالدين فيها ابداً ذٰلك الفوز العظيم[1]

ترجمہ: مہاجرین و انصار میں سے ایمان لانے میں سبقت کرنے والے اور وہ لوگ جو نیکی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے، اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ اللہ نے ان کے لئے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

نبی کریم کا ارشاد پاک ہے: "خيركم قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم"[2] "سب سے بہترین میرا زمانہ ہے۔ پھر ان لوگوں کا جو اس دور کے بعد ہیں پھر جو ان سے بعد ہیں۔ تابعین کا زمانہ وہ بابرکت زمانہ ہے جس میں احادیث کو صحابہ سے روایت کیا گیا، ان لوگوں نے صحابہ کے دور کا ایک بڑا حصہ دیکھا ہے۔ ان کی اکثریت وہ لوگ تھے جو صحابہ کی اولاد تھے یا ان کے آزاد کردہ غلام جنھوں نے صحابہ کے گھروں میں اور صحابیات کی گودوں میں پرورش پائی ہے اور بعض وہ تھے جن کی عمر کسی نہ کسی صحابی کی خدمت میں بسر ہوئی ہے۔ جس طرح تابعین نے صحابہ سے قرآن مجید سیکھا ویسے ہی حدیث کا علم بھی صحابہ کے سینوں سے تابعین کو منتقل ہوا، کیونکہ صحابہ کرام اور تابعین کے نزدیک قرآن مجید اور حدیث دونوں ہی شریعت کے بنیادی ماخذ تھے۔ احادیث کی روایت سے متعلق ہر صحابی کے کئی شاگرد ہوتے تھے جو احادیث کو باقاعدہ یاد کرتے اور مدون کرتے۔ تابعین کرام کا علم حدیث سے اس قدر لگاؤ تھا کہ انھوں نے اس کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی تھیں اور نبی کریم ﷺ کی مبارک زندگی کا ایک ایک گوشہ جاننے کے لئے صحابہ کی شاگردی کا شرف حاصل کیا اور ایک ایک حدیث کے لئے طویل سفر کر کے صحابہ سے ملاقاتیں کیں اور محنت شاقہ سے حدیث و سنت کے ذخیرے کو محفوظ کیا۔ محمد بن شہابؒ، ہشام بن عروہؒ، القاسمؒ بن محمد بن ابی بکرؒ، قیس بن ابی حازمؒ، عطا ابن ابی رباحؒ، سعید بن جبیرؒ وغیرہ ہزاروں تابعین ایسے ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے ہر قول و عمل کو صحابہ کرام سے معلوم کیا اور اس عظیم نبوی ورثے کو اگلی نسلوں تک منتقل کیا۔

تابعین کی تعریف:

التابعون: جمع تابعي، أو تابع، والتابع: اسم فاعل من "تبعه" بمعنى مشى خلفه. تابعی کی جمع تابعین ہے۔ تابعی اس شخص کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں کسی صحابی سے ملاقات کی ہو[3]۔ امام ابنِ حجر تابعی کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں: وهو من لقي الصحابي كذلك، وهذا متعلق باللقاء اور تابعی وہ ہے جس نے صحابی سے ملاقات کی ہو[4]، علامہ سیوطی تابعی کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں: هو من وان لم لصحبه كما قيل في الصحابي، وعليه الحاكم. قال ابن الصحاح: وهو اقرب، قال المصنف: وهو الاظهر، قال العراقي: وعليه عمل الاكثرين من هل الحديث. تابعی وہ شخص ہے جس نے صحابی سے ملاقات کی ہو اگرچہ اس نے (صحابی کی) صحبت اختیار نہ کی ہو، جیسا کہ صحابی کے بارے میں کہا گیا ہے۔ یہی امام مالک کا موقف ہے۔ ابنِ صلاح نے مذکورہ تعریف کو قریب ترین کہا ہے۔ مصنف (امام نووی) نے کہا: یہ واضح تعریف ہے۔ عراقی نے کہا ہے کہ اکثر محدثین نے اس تعریف کو قبول کیا ہے[5]۔ ہر وہ شخص جس نے کسی صحابی سے حالت ایمان میں ملاقات کی ہو اور حالت ایمان میں ہی وہ فوت ہوا ہو تو اسے تابعی کہتے ہیں۔

صحابہ کا تابعین کو احادیث کی اہمیت سے آگاہ کرنا:

عبد اللہ بن عباس کے شاگرد تابعی طاوس آپ سے عصر کے بعد دو رکعتیں ادا کرنے کے متعلق پوچھتے ہیں، عبد اللہ بن عباس انھیں اس سے منع کرتے ہیں لیکن وہ آگے سے کہتے ہیں کہ میں انھیں نہیں چھوڑوں گا تو عبد اللہ ابن عباس ان کے سامنے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھتے ہیں ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا۔۔۔﴾ (الأحزاب: 36)[6] امام شافعی فرماتے ہیں: فَرَأَى ابْنُ عَبَّاسٍ الْحُجَّةَ قَائِمَةً عَلَى طَاوُسٍ بِخَبَرِهِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، وَدَلَّهُ بِتِلَاوَةِ كِتَابِ اللَّهِ عَلَى أَنَّ فَرْضاً عَلَيْهِ أَنْ لَا تَكُونَ لَهُ الْخِيَرَةُ إِذَا قَضَى

اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی بات کو طاووس کے لئے حجت قرار دیا کہ نبی کریم ﷺ کی حدیث پر عمل ان کے لئے لازم ہے اور بطور دلیل قرآن مجید کی مذکورہ آیت تلاوت کی[7]۔

حسن بصری فرماتے ہیں کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما ہمیں نبی کریم ﷺ کی سنت کے بارے میں آگاہ کر رہے تھے کہ ایک آدمی نے آپ سے کہا: اے ابو نجید! آپ ہمیں صرف قرآن مجید میں سے بتایا کریں، عمران رضی اللہ عنہ اس شخص سے کہا: کیا تم اور تمھارے ساتھی قرآن مجید پڑھتے ہو؟ کیا قرآن میں اونٹوں، سونے، بکریوں اور مال میں زکاۃ کی تفصیلات پاتے ہو؟ در اصل تم اس وقت موجود نہ تھے اور ہم موجود تھے پھر اس سے کہا کہ ان سب پر زکاۃ کو رسول اللہ ﷺ نے فرض قرار دیا۔ اس آدمی نے (یہ جواب سن کر) کہا آپ نے مجھے آباد کیا اللہ آپ کو آباد کرے۔ حسن بصری فرماتے ہیں کہ فوت ہونے پہلے اس آدمی کا شمار مسلمانوں کے فقہاء میں ہوتا تھا[8]۔ ابن بریدۃ، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا قول ذکر کرتے ہیں: اس (علم) حدیث کو یاد کرو (دہراؤ)، ایک دوسرے کی زیارت کرو، اگر تم ایسا نہیں کروگے تو یہ (علم) مٹ جائے گا[9]۔

قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: لوگو! تم آیت کریمہ علیکم أنفسکم لا یضرکم من ضل إذا اھتدیتم[10] "اے ایمان والو اپنی فکر کرو جب تم راہ راست پر چل رہے ہو تو جو شخص گمراہ ہے وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا" پڑھتے ہو اور اسے اس کے اصل معنی سے پھیر کر دوسرے معنی پر محمول کر دیتے ہو: ہم نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے": لوگ جب ظالم کو ظلم کرتے دیکھیں، اور اس کے ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ اللہ سب کو اپنے عذاب میں پکڑ لے[11]"۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حدیث کی اہمیت سے آگاہ کیا اور بتلایا کہ قرآن مجید کو نبی کریم ﷺ کی احادیث کی روشنی میں ہی صحیح طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔

تابعین کا احادیث سے لگاؤ:

عنبسہ بن ابی سفیان کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے آپ ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے": جس نے رات دن میں بارہ رکعت پڑھیں اس کے لئے ایک گھر جنت میں بنایا جائے گا۔ "سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب سے میں نے یہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان رکعتوں کو نہیں چھوڑا۔ عنبسہ کہتے ہیں: جب سے میں نے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سنا میں نے ان رکعتوں کو نہیں چھوڑا[12]۔ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ بڑے جلیل القدر تابعی تھے حافظ ابن حجر عسقلانی ان کے بارے میں فرماتے ہیں: وکان من سادات التابعین فقھا و علماً وورعاً وفضلاً: وہ فقہ، علم وورع اور فضل و کمال کے لحاظ سے سادات تابعین میں تھے[13] آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن عمر، معاویہ، اسامہ بن زید، جابر بن عبد اللہ، زید بن ارقم، عبد اللہ بن سائب مخزومی، عبد اللہ بن عمرو بن العاص، عقیل بن ابی طالب، عمرو بن ابی سلمہ، عبد اللہ بن زبیر، رافع بن خدیج، ابو درداء، ابو ہریرہ، ابو سعید خدری، ام المومنین عائشہ صدیقہ اور ام ہانی رضی اللہ عنہم اجمعین سے علم حاصل کیا۔ عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں: ہم سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے پاس جاتے تھے، اور جب ان کے پاس سے واپس آتے تو آپس میں مذاکرہ کرتے، نیز ابو الزبیر ہم میں سب سے زیادہ حافظ حدیث تھے[14]۔ ہشیم ابن بشیر سلمی واسط سے تعلق رکھنے والے تابعی ہیں، انہوں نے

بہت سے صحابہ سے حدیث سماعت کی، فرماتے ہیں:كنت اكون بأحد المصرين فيبلغنی أن بالمصر الآخر حديثاًفأرحل فيه حتى اسمعه و أرجع اگر میں کسی شہر میں ہوتا اور مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ کسی دوسرے شہر میں حدیث ہے تو میں سفر کر کے وہاں چلا جاتا تھا، یہاں تک کہ اس کا سماع کرتا اور واپس لوٹتا۔[15] سعید بن المسیبؒ کبار تابعینؒ میں سے ہیں فرماتے ہیں: ان كنت لأسير الأيام و الليالی فی طلب الحديث الواحد میں صرف ایک حدیث کی تلاش میں کئی دن اور کئی راتیں سفر کرتا تھا[16]۔ عبد الرحمن بن یزید نخعی ثقہ تابعی ہیں، بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور ان سے کہا: حدثنا باقرب الناس من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم هدياً ودلاً تلقاه فنأخذ عنه ونسمع منه قال: كان اقرب الناس هدياً ودلاً وسمتابرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ابن مسعود مجھے ایسے شخص کے بارے میں بتایئے جو رسول اللہ ﷺ سے طور طریقوں میں زیادہ قریب ہو، تاکہ میں ان سے ملاقات کر کے علم حاصل کروں اور احادیث کی سماعت کروں۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ سے چال ڈھال اور وضع قطع میں سب سے زیادہ قریب سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے[17]۔ ابو وائل شقیق بن سلمہ کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کے دن لوگوں کو وعظ سنایا کرتے تھے۔ ایک آدمی نے ان سے کہا اے ابو عبد الرحمٰن! میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں ہر روز وعظ سنایا کرو۔ انہوں نے فرمایا، تو سن لو کہ مجھے اس امر سے کوئی چیز مانع ہے تو یہ کہ میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ کہیں تم تنگ نہ ہو جاؤ اور میں وعظ میں تمہاری فرصت کا وقت تلاش کیا کرتا ہوں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ اس خیال سے کہ ہم کبیدہ خاطر نہ ہو جائیں، وعظ کے لیے ہمارے اوقات فرصت کا خیال رکھتے تھے[18]۔ ابو العالیہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سے مروی روایات بصرہ میں سنتے، لیکن تسلی نہ ہوتی تو مدینے کا سفر کرتے اور صحابہ کے مونہوں سے ان روایات کو سنتے[19]۔

صحابہ کا تابعین کو نبی کریم ﷺ کی احادیث عملاً سکھانا:

صحابہ کرام اپنے تلامذہ کو نہ صرف نبی کریم ﷺ کی احادیث کے متعلق آگاہ کیا کرتے تھے بلکہ انھیں نبی کریم ﷺ کی ایک ایک سنت پر عمل کر کے بھی دکھایا کرتے تھے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کے تمام فرامین، معاملات، عبادات، اذکار، نشست و برخواست، مغازی وسیر سے متعلق تمام معلومات کو صحابہ کرام نے اگلی نسل تک منتقل کیا۔ ابو اسحاق سبیعی کہتے ہیں: وصف لنا البراء السجود" فوضع يديه بالارض ورفع عجيزته وقال هكذا رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل". کہ براء رضی اللہ عنہ نے ہمیں سجدہ کر کے دکھایا تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے، اور اپنی سرین کو اٹھائے رکھا، اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے[20]۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز کی حالت میں اپنے ہاتھ سے کنکریاں ہٹا رہا ہے، تو جب وہ سلام پھیر چکا تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے اس سے کہا: جب تم نماز میں رہو تو کنکریوں کو ادھر ادھر مت کرو کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہے، البتہ اس طرح کرو جیسے رسول اللہ ﷺ کرتے تھے، اس نے پوچھا: آپ کیسے کرتے تھے؟ تو انہوں نے اپنا داہنا ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھا، اور اپنی اس انگلی سے جو انگوٹھے سے متصل ہے قبلہ کی طرف اشارہ کیا، اور اپنی نگاہ اسی انگلی پر رکھی، پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے[21]۔

سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ایک مجلس میں تشریف فرما دیکھا، انہوں نے آگ پر پکا ہوا کھانا منگوایا اور اسے تناول فرمایا، پھر یوں ہی کھڑے ہو کر (تازہ وضو کئے بغیر) نماز پڑھ لی اور پھر فرمایا میں اسی انداز سے بیٹھا جس انداز سے نبی کریم ﷺ بیٹھے، میں نے اس طرح کھایا جس طرح نبی مکرم ﷺ تناول فرمایا کرتے تھے، اور میں نے نماز بھی ایسے ہی پڑھی جیسے آپ ﷺ پڑھا کرتے تھے[22]۔ نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک باجے کی آواز سنی تو اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں ڈال لیں اور راستے سے دور ہو گئے اور مجھ سے کہا: اے نافع! کیا تمہیں کچھ سنائی دے رہا ہے میں نے کہا: نہیں، تو آپ نے اپنی انگلیاں کانوں سے نکالیں، اور فرمایا: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا، اس جیسی آواز سنی تو آپ نے بھی اسی طرح کیا[23]۔

ابو عبد اللہ سالم بن البرد سے روایت ہے کہ عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کیا میں تمہارے سامنے ایسی نماز نہ پڑھوں جیسی میں نے رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے دیکھا ہے؟ تو ہم نے کہا: کیوں نہیں! ضرور پڑھیے، تو وہ کھڑے ہوئے، جب انہوں نے رکوع کیا تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پہ، اور اپنی انگلیوں کو گھٹنوں کے نیچے رکھا، اور اپنے بغلوں کو جدا رکھا یہاں تک کہ ان کی ہر چیز اپنی جگہ پر آ گئی، پھر انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور کھڑے ہو گئے، پھر سجدہ کیا اور اپنے بغلوں کو جدا رکھا یہاں تک ان کی ہر چیز اپنی جگہ جم گئی، پھر وہ بیٹھے یہاں تک کہ جسم کا ہر عضو اپنی جگہ پر آ گیا، پھر انہوں نے سجدہ کیا یہاں تک کہ جسم کا ہر ہر عضو اپنی جگہ پر آ گیا، چاروں رکعتیں اسی طرح ادا کیں، پھر انہوں نے کہا: میں نے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے، اور آپ ہمیں اسی طرح پڑھاتے بھی تھے[24]۔ اوس اپنے والد ابی اوس کے متعلق فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے دیکھا کہ انھوں نے اپنے جوتوں پر مسح کیا، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ ان (جوتوں) پر مسح کرتے ہیں، تو انھو نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا تھا کہ وہ ایسا کیا کرتے تھے[25]۔

عطاء بن یسار عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ انہوں نے نے (وضو کیا تو اپنا چہرہ دھویا) اس طرح کہ پہلے (پانی کے ایک چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی دیا۔ پھر پانی کا ایک اور چلو لیا، پھر اس کو اس طرح کیا) یعنی (دوسرے ہاتھ کو ملایا۔ پھر اس سے اپنا چہرہ دھویا۔ پھر پانی کا دوسرا چلو لیا اور اس سے اپنا داہنا ہاتھ دھویا۔ پھر پانی کا ایک اور چلو لے کر اس سے اپنا بایاں ہاتھ دھویا۔ اس کے بعد اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر پانی کا چلو لے کر داہنے پاؤں پر ڈالا اور اسے دھویا۔ پھر دوسرے چلو سے اپنا پاؤں دھویا۔ یعنی بایاں پاؤں اس کے بعد کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے[26]۔

ابو قلابہ (تابعی) نے بتایا: ہمارے پاس سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ تشریف لائے، ہماری مسجد میں ہمیں نماز پڑھائی اور فرمانے لگے: میں تمہارے سامنے نماز پڑھنے لگا ہوں لیکن میری نیت کسی فرض کی ادائیگی نہیں ہے بلکہ میں چاہتا ہوں کہ تمہیں یہ بتاؤں کہ رسول اللہ ﷺ کیسے نماز پڑھا کرتے تھے۔ میں نے ابو قلابہ سے پوچھا کہ سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی نماز کیسی تھی؟ انہوں نے بتایا: ہمارے شیخ عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی طرح۔ عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ تکبیر کہتے، جب دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے، تو بیٹھ جاتے اور زمین پر ٹک جاتے، پھر کھڑے ہوتے[27]۔ عمرو بن دینار نے، کہا ہم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جس نے بیت اللہ کا طواف عمرہ کے لیے کیا لیکن صفا اور مروہ کی سعی نہیں کی، کیا ایسا شخص (بیت اللہ کے طواف کے بعد) اپنی بیوی سے صحبت کر

سکتا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے سات مرتبہ بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی، پھر صفا اور مردہ کی سعی کی اور تمہارے لیے نبی کریم ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے"۔ (الاحزاب:21)[28]۔

تعلم حدیث بذریعہ کتابت:

محمد بن عقیل بن ابی طالب کا شمار طبقہ وسطی کے تابعین میں ہوتا ہے ابن ماجہ میں ایک حدیث ان سے مروی ہے[29] آپ فرماتے ہیں کہ میں، محمد بن علی ابو جعفر اور محمد بن الحنفیۃ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس جایا کرتے ان سے رسول اللہ ﷺ کی سنت اور نماز کے بارے میں سوال کرتے پھر وہ معلومات ہم لکھتے اور اسے سیکھتے[30]۔ سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مکہ کے راستے میں چل رہا تھا اور وہ جو بھی حدیث بیان کرتے تو میں کجاوے کے ہتھے پر اسے لکھ لیتا تا کہ صبح کو (کاپی میں) لکھ لوں[31]۔ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے لڑکے (عبید اللہ) کو لکھا اور وہ اس وقت سجستان میں تھے کہ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ اس وقت نہ کرنا جب تم غصہ میں ہو کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ کوئی ثالث دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ اس وقت نہ کرے جب وہ غصہ میں ہو[32]۔ ابو عثمان نہدی سے سنا کہ ہمارے پاس عمر رضی اللہ عنہ کا مکتوب (خط) آیا ہم اس وقت عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ کے ساتھ آذر بائیجان میں تھے) اس میں لکھا تھا (کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم کے استعمال سے (مردوں کو) منع کیا ہے سوا اتنے کے اور نبی کریم ﷺ نے انگوٹھے کے قریب کی اپنی دونوں انگلیوں کے اشارے سے اس کی مقدار بتائی[33]۔ سیدنا عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا اور نافع غلام کے ہاتھ بھیجا کہ مجھ سے بیان کرو جو تم نے سنا ہو رسول اللہ ﷺ سے۔ انہوں نے جواب میں لکھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے (جمعہ کے دن شام کو جس دن ماعز اسلمی سنگسار کیے گئے) فرمایا: یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو یا تم پر بارہ خلیفہ ہوں اور وہ سب قریشی ہوں گے۔" اور میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے ایک چھوٹی سی جماعت مسلمانوں کی کسریٰ کے سفید محل کو فتح کرے گی۔ اور میں نے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: "قیامت کے قریب جھوٹے پیدا ہوں گے ان سے بچنا۔" اور میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: "جب اللہ تم میں سے کسی کو دولت دے تو پہلے اپنے اوپر اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے۔ اور میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے "میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض کوثر پر۔[34]۔ وراد کہتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھے رسول اکرم ﷺ کا کوئی فرمان لکھ بھیجو، تو انہوں نے مجھے املا کروایا، اور میں نے اپنے ہاتھوں سے لکھا کہ میں نے آپ ﷺ سے سنا: آپ ﷺ کثرت سوال، مال ضائع کرنے اور قیل و قال سے منع فرماتے تھے[35]۔ بشیر بن نہیک کہتے ہیں: میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو کچھ سنتا لکھ لیا کرتا تھا، جب میں ان سے رخصت ہونے لگا تو میں اپنا لکھا ہوا ان کے پاس لے گیا اور انہیں پڑھ کر سنایا اور عرض کیا کہ یہ ہی میں نے آپ سے سنا تھا، فرمایا: ٹھیک ہے[36]۔ میں انبار کے لوگوں کے وفد کے ہمراہ حجاج کے پاس اس کے عامل ابن رفیل کی شکایات کرنے واسط میں آئے جب اس کے دفتر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک بوڑھے شخص کے ارد گرد لوگ جمع ہیں اور اس سے لکھ رہے ہیں، میں نے پوچھا یہ کون ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ یہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں، میں بھی ان کے پاس کھڑا ہو گیا، انہوں نے مجھ سے پوچھا کہاں سے ہو؟، میں نے بتایا انبار سے، امیر حجاج کے پاس شکایت کے لئے آئے ہیں، انہوں نے کہا: اللہ آپ کو برکت دے، میں نے کہا اے خادم رسول مجھے اللہ کے رسول اللہ ﷺ کی

کوئی ایسی بات بتائے جو آپ نے ان ﷺ سے خود سنی ہو تو آپ نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اچھائی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو جس قدر تم سے ہو سکے۔ حسن بن سنان کہتے ہیں کہ میرے ساتھیوں نے واپسی کی جلدی کی، اور میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے سوا کچھ نہ سنا[37]۔

نتائج بحث:

دین اسلام کے ساتھ تعلق ورع و تقوی اور ہدایت کی پیروی میں صحابہ کرام کے بعد تابعین آتے ہیں، نبی کریم ﷺ کی احادیث کی روایت سے متعلق ہر صحابی کے کئی شاگرد ہوتے تھے جو ایک ایک حدیث صحابہ سے سن کر یاد کرتے اور قلم بند کرتے۔ آج حدیث کا جو ذخیرہ دنیا میں موجود ہے اسے تابعین نے ہی تقریباً صحابہ کرام سے حاصل کیا اور اسے اگلی نسلوں تک منتقل کیا۔ تابعین نے نہ صرف ان احادیث کو صحابہ سے روایت کیا بلکہ انہوں نے صحابہ کرام کے حالات زندگی بھی بیان کر دیے اور یہ بھی بتا دیا ہے کہ کس صحابی نے کتنی صحبت پائی ہے یا کب اور کہاں آپ ﷺ کو دیکھا اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضری دی ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین عظام کا زمانہ ایسا سنہری دور ہے جس کی رشد وہدایت اور صلاح وفلاح کی شہادت قرآن مجید دی ہے۔

حوالہ جات

---

[1] سورۃ التوبہ: 100

[2] بخاری، محمد بن اسماعیل صحیح بخاری، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ، 3651

[3] الحاکم، ابوعبدالله ، معرفة علوم الحديث، مكتبة المعارف، کراچی، ص42

[4] عسقلانی، ابن حجر، نزهة النظر بشرح نخبة الفكر، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ، ص67

[5] سيوطي، جلال الدين، تدريب الراوى في شرح تقريب النووى، مكتبة الرياض الحديث، ج2، ص234

[6] الشافعي، محمد بن ادريس الرسالة للشافعي، ص443

[7] حوالہ سابقہ

[8] الحاكم، أبو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه، المستدرك على الصحيحين ، ص372

[9] سنن الدارمی، ص648

[10] سورۃ المائدہ 105:5

[11] سنن ابی داود، کتاب: اہم معرکوں کا بیان جو امت میں ہونے والے ہیں، باب: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان، حدیث 4338

[12] مسلم، أبو الحسن مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري ، صهيح مسلم، مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام، باب: سنتوں کی فضیلت اور ان کی گنتی کا بیان فرضوں سے پہلے اور ان کے بعد، حدیث 1694

[13] عسقلانی، ابن حجر، تهذيب التهذيب ، ج4، ص491

[14] سنن الدارمی، ص637

[15] ابو بکر، احمد بن علی، الرحلة فی طلب الحدیث، بیروت، دارالکتب العلمیہ، ج1، ص155

[16] ابو بکر، احمد بن علی، الرحلة فی طلب الحدیث، بیروت، دارالکتب العلمیہ، ج1، ص127

[17] العسقلاني ،أحمد بن علي بن حجر أبو الفضل الشافعي ، الاصابة فی معرفة الصحابة، ج4، ص200

[18] صحیح بخاری، کتاب: علم کے بیان میں، باب: اس بارے میں کہ کوئی شخص اہل علم کے لیے کچھ دن مقرر کر دے (تو یہ جائز ہے) یعنی استاد اپنے شاگردوں کے لیے اوقات مقرر کر سکتا ہے، حدیث70

[19] سنن دارمي ، ص583

[20] النسائي، أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني، سنن نسائی کتاب: تطبیق کے احکام ومسائل، باب: سجدہ کرنے کا طریقہ حدیث1105

[21] سنن نسائي، کتاب: تطبیق کے احکام ومسائل، باب: تشہد میں نگاہ رکھنے کی جگہ کا بیان، حدیث 1161

[22] مسند احمد، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مرویات، حدیث474

[23] سنن ابی داود، کتاب: آداب واخلاق کا بیان، باب: گانے بجانے کی کراہت کا بیان، حدیث4924

[24] سنن نسائي، کتاب: تطبیق کے احکام ومسائل، باب: رکوع میں دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے رکھنے کی جگہ کا بیان، حدیث1038

[25] احمد، أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني، مُسْنَدُ الْمَدَنِيِّينَ، مسند حدیث16165

[26] صحیح بخاری كِتَابُ الوُضُوءِ، بَابُ غَسْلِ الوَجْهِ بِاليَدَيْنِ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ، حدیث140

[27] صحیح بخاری، کتاب: اذان کے مسائل کے بیان میں (صفة الصلوة) باب: اس بارے میں کہ رکعت سے اٹھتے وقت زمین کا کس طرح سہارا لے حدیث824

[28] صحيح البخاري، کتاب: نماز کے احکام ومسائل، باب: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ "مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ"۔ حدیث395

[29] سنن ابن ماجہ، کتاب: طہارت اور اس کے احکام ومسائل، باب: وضو اور غسل جنابت کے پانی کی مقدار کا بیان، حدیث270

[30] البغدادي، أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي الخطيب، تقييد العلم، ص104

[31] الدارمي، أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمن ،سنن دارمي، کتابت حدیث کی اجازت کا بیان حدیث516

[32] صحیح بخاری، کتاب: حکومت اور قضا کے بیان میں، باب: قاضی کو فیصلہ یا فتویٰ غصہ کی حالت میں دینا درست ہے یا نہیں، حدیث7158

[33] صحیح بخاری، کتاب: لباس کے بیان میں، باب: ریشم پہننا اور مردوں کا اسے اپنے لیے بچھانا اور کس حد تک اس کا استعمال جائز ہے، حدیث5828

[34] صحیح مسلم، امور حکومت کا بیان، باب: خلیفہ قریش میں سے ہونا چاہیئے۔ حدیث 4711

[35] بخاری، محمد بن اسماعیل ،الادب المفرد، حدیث16

[36] سنن الدارمي، حدیث511

[37] البغدادي ،أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي الخطيب، تاریخ بغداد، ج9، ص171